عشرہ ذی الحجہ

کے

اہم شرعی وظائف

اعداد

فضیلۃ الشیخ یوسف بن حسن الحمادی حفظہ اللہ

اردو ترجمانی:

الطاف الرحمن ابو الکلام سلفی

مراجعہ

ڈاکٹر عبد الحمید ظفر الحسن

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الحمدلله رب العالمين، وأشهد أن لا إله إلا الله وليُّ الصالحين، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى آله وصحبه أجمعين. أما بعد:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ [القصص:٦٨]

اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے، ان میں سے کسی کو کوئی اختیار نہیں، اللہ ہی کے لئے پاکی ہے وہ بلند تر ہے ہر اس چیز سے جسے کہ لوگ شریک کرتے ہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ رب العالمین کا یہ پیغام ہے کہ اللہ ہی وہ واحد ذات ہے کہ جس نے تمام مخلوقات کو پیدا فرمایا، اور اسی کو ہی یہ اختیار ہے کہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہئے منتخب کرے اور انہیں مزید فضل وعنایت کے لئے مختص فرمالے، اس میں اللہ عزوجل کی حکمت بالغہ ہی ہے کہ وہ اشخاص، اماکن، اور ازمان میں سے جو چاہتا ہے چن کر منتخب فرمالیتا ہے، اس معاملے میں کسی مخلوق کو کوئی اختیار نہیں۔ [دیکھئے: تفسیر السعدی: ٦٢٢، زاد المعاد: ١/٣٩]

امام ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ جس طرح امورِ تخلیق میں منفرد ہے، اُسی طرح وہ مخلوقات کو منتخب کرنے میں بھی منفرد ہے، چنانچہ کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ کچھ پیدا کرے، یا کسی کو چنے سوائے رب العالمین کے، کیونکہ یہ صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کو زیادہ معلوم ہے کہ کون کون سے مواقع انتخاب کے ہیں، کون سے مقامات رضاء کے ہیں، اور انتخاب کے لائق کیا

ہے اور کیا نہیں، وہی بہتر طور پر جاننے والا ہے، اس باب میں کوئی دوسرا رب العالمین کا شریک نہیں"۔[زاد المعاد:۲/۳۹]

بندۂ مومن پر اللہ تعالیٰ کا یہ لطف واحسان ہے کہ اس نے زمانے مہیا کئے، اور ان کے لئے ایسے مناسب اوقات **منتخب** فرمائے، کہ جن میں وہ اس کی رحمت حاصل کرنے کی کوشش کریں، اس کی قربت کے طلبگار ہوں، اور یوں اس کے یہاں بلند مقام و مرتبہ پاسکیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو اسی چیز کی طرف آگاہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"افْعَلوا الخَيْرَ دَهْرَكُمْ، وتَعَرَّضُوا لِنَفَحاتِ رَحْمَةِ اللهِ، فإنَّ للهِ نَفَحاتٍ من رحمتِهِ، يُصِيبُ بِها مَنْ يَشاءُ من عبادِهِ، وسَلوا اللهَ أنْ يَسْتُرَ عَوْراتِكُمْ، وأنْ يُؤَمِّنَ رَوْعاتِكُمْ"۔[المعجم الکبیر للطبرانی:۷۲۰، وحسنہ الألبانی فی الصحیحہ:۱۸۹۰]

زندگی بھر نیکیاں کرتے رہو، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کی کوشش کرو، کیونکہ اللہ اپنی رحمت کے عطیات اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے دیتا ہے، اور اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہارے عیوب پر پردہ ڈالے اور تمہاری گھبراہٹوں میں تمہیں امن دے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو جن اوقات فاضلہ اور ایام مبارکہ کو غنیمت جاننے اور انہیں اعمال صالحہ سے آباد رکھنے پر ابھارا ہے؛ ان میں ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن بھی ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ **رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"ما العَمَلُ في أيّامٍ أفْضَلَ منها في هذِه؟ قالوا: ولا الجِهادُ؟ قالَ: ولا الجِهادُ، إلّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخاطِرُ بنَفْسِهِ ومالِهِ، فَلَمْ يَرْجِعْ بشيءٍ".[صحیح البخاری:۹۶۹]

جو عمل ان (دس) دنوں میں کیا جائے اس کے مقابلے میں دوسرے دنوں کا کوئی عمل افضل نہیں ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: کیا جہاد بھی ان کے برابر نہیں؟ آپ نے فرمایا: جہاد بھی ان کے برابر نہیں، سوائے اس شخص کے جو اپنی جان اور مال کو خطرے میں ڈال دے اور کوئی چیز واپس لے کر نہ لوٹے۔

نبی اکرم ﷺ اس حدیث پاک میں اپنی امت کو آگاہ فرماتے ہیں کہ عشرۂ ذی الحجہ میں عمل صالح کا درجہ و مقام کس قدر عظیم ہے، کہ اِن دنوں میں کیئے جانے والے اعمال سال کے دیگر ایام میں کیئے جانے والے اعمال سے بدرجہا افضل و بہتر ہیں، اسی پر بس نہیں، بلکہ ان دنوں کے اعمال اللہ کے نزدیک دیگر دنوں کے اعمال سے زیادہ محبوب و پسندیدہ بھی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کا درج ذیل فرمان اسی پر دلالت کرتا ہے: ”ما من أيامٍ العملُ الصالحُ فيهنّ أحبُّ إلى اللهِ من هذهِ الأيامِ“ يعني أيامَ العشرِ۔ [سنن أبي داود: ۲۴۳۸، سنن الترمذی: ۷۵۷، وصححہ الألبانی]

ذی الحجہ کے دس دنوں کے مقابلے میں دوسرے کوئی ایام ایسے نہیں کہ جن میں نیک اعمال اللہ کو اِن دنوں سے زیادہ محبوب ہوں۔

امام ابن رجب رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ”ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے اعمال جب اللہ کے نزدیک سال کے سارے ایام کے اعمال سے زیادہ افضل اور محبوب ترین ہیں، تو ان دنوں میں اعمال صالحہ کی انجام دہی -خواہ وہ اعمال مفضول ہی کیوں نہ ہوں- دیگر دنوں میں کیئے جانے والے اعمال سے افضل ہیں، اگرچہ دیگر دنوں کے وہ اعمال اُن دنوں میں افضل ترین ہوں“۔

[لطائف المعارف لابن رجب: ۴۵۸]

حتی کہ دیگر دنوں میں کیا گیا وہ عمل جہاد فی سبیل اللہ ہی کیوں نہ ہو۔ اسی لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مراجعہ کیا اور پوچھا کہ ان دنوں کے اعمال سے افضل، کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں ہوسکتا ہے؟ تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں، الا یہ کہ آدمی جہاد میں نکلے اور اپنے نفس و مال کو خطرے میں ڈالے، اور پھر کسی چیز کے ساتھ واپس نہ ہو''۔ [صحیح البخاری: ۹۶۹]

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کے مذکورہ سوال پر جہاد کی صرف ایک صورت کو مستثنیٰ قرار دیا ہے، وہ یہ کہ بندہ راہِ جہاد میں جان و مال کے ساتھ نکلے اور دونوں اللہ کی راہ میں قربان کردے۔ اسی صورت کے متعلق آپ نے وضاحت فرمائی ہے کہ اس کا یہ عمل عشرۂ ذی الحجہ کے عمل سے افضل ہوگا، ورنہ نہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''واسْتِيعابُ عَشْرِ ذِي الحِجَّةِ بِالعِبادَةِ لَيْلًا ونَهارًا أَفْضَلُ مِن الجِهادِ الَّذِي لَمْ تَذْهَبْ فِيهِ نَفْسُهُ ومالُهُ''. مکمل عشرۂ ذی الحجہ کے شب و روز کو عبادت الٰہی کے ذریعہ آباد کرنا' اُس جہاد سے افضل ہے' جس میں بندہ کا جانی و مالی نقصان نہ ہو۔ [اختیارات ابن تیمیۃ الفقھیۃ للبعلی: ۶۲]

مذکورہ ساری باتیں عشرۂ ذی الحجہ کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں، اور ایک بندۂ مومن کو اِن ایام میں مختلف قسم کے اعمال صالحہ میں جد و جہد کرنے پر ابھارتی ہیں، یہی سبب تھا کہ سلف صالحین اِن دنوں میں موجود فضیلت کو حاصل کرنے کی حرص رکھتے، انہیں موقعۂ غنیمت سمجھتے،

اور مطلوبہ اعمال کی ادائیگی پر متوجہ ہوتے تھے۔

اس کی ایک مثال **سعید بن جبیر رحمہ اللہ** سے پیش ہے کہ: ''كانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ إذا دَخَلَ أيّامُ العَشْرِ اجْتَهَدَ اجْتِهادًا شَدِيدًا حَتّى ما يَكادُ يَقْدِرُ عَلَيْهِ''۔ آپ جب عشرۂ ذی الحجہ داخل ہوتا' تو آپ عبادتوں میں اتنی شدید جدوجہد کرتے کہ جس پر قادر رہونا عام لوگوں کے لئے محال ہوتا۔ [سنن الدارمی:۱۸۱۵،وحسنہ الألبانی فی الارواء:۳/۳۹۸]

اوراسی طرح آپ فرماتے تھے کہ: ''لا تُطْفِئُوا سُرُجَكُمْ لَيالِي العَشْرِ''، تُعْجِبُهُ العِبادَةُ، ويَقُولُ: ''أيْقِظُوا خَدَمَكُمْ يَتَسَحَّرُونَ لِصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ''۔ لوگو! تم عشرۂ ذی الحجہ کی راتوں کو چراغ نہ بجھاؤ۔ کیونکہ آپ رحمہ اللہ کو ان ایام میں عبادت کی ادائیگی خوب بھاتی تھی،اورآپ فرماتے: لوگو! دیکھو! اپنے خادموں کو نہ بھولنا' انہیں بھی جگانا تاکہ وہ بھی یومِ عرفہ کو روزہ رکھنے کے لئے سحری کرسکیں''۔ [حلیۃ الأولیاء لأبی نعیم: ۴/۲۸۱]

اسی طرح **لیث بن ابی سلیم رحمہ اللہ** سے روایت ہے کہ: ''كانَ مُجاهِدٌ يَصُومُ العَشْرَ''، قالَ: ''وكانَ عَطاءٌ، يَتَكَلَّفُها''۔ یعنی امام مجاہد رحمہ اللہ عشرۂ ذی الحجہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔اور عطاء بن أبی رباح رحمہ اللہ ان دنوں کا روزہ مشقت کے باجود رکھتے تھے۔ [مصنف ابن أبی شیبہ:۹۳۰۶]

اور **عبداللہ بن عون رحمہ اللہ** کہتے ہیں کہ: ''كانَ مُحَمَّدٌ يَصُومُ العَشْرَ -عَشْرَ ذِي الحِجَّةِ كُلِّهِ-''۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ عشرۂ ذی الحجہ کا مکمل روزہ رکھتے تھے۔ [مصنف ابن أبی شیبہ:۹۳۰۵]

اس کے علاوہ بھی سلف صالحین سے بہت سے آثار وارد ہیں' جو اس بات پر دلالت کرتے

ہیں کہ سلف رحمہم اللہ ہر اُس چیز کی تعظیم کا خوب اہتمام فرمایا کرتے تھے، جس کی رسول اللہ ﷺ تعظیم کی ہوئی تھی، اور وہ آپ ﷺ کی اقتداء کی پوری کوشش کرتے تھے، دراصل یہی آپ ﷺ کی سچی اور درست پیروی ہے کہ ویسا ہی کیا جائے جس طرح آپ ﷺ نے انجام دیا ہے۔

❁ عشرۂ ذی الحجہ کی شان وفضیلت میں چند اور دلائل:

[1] ۔اللہ رب العالمین نے ان ایام کی قسم کھائی ہے، جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْفَجْرِ ۙ وَلَيَالٍ عَشْرٍ﴾ [الفجر: ۱، ۲] قسم ہے فجر کی! اور دس راتوں کی!

دس راتوں سے مراد: عشرۂ ذی الحجہ کی دس راتیں ہیں۔

امام ابن رجب رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''یہی تفسیر صحیح ہے، جس پر جمہور سلف وغیرہ مفسرین ہیں، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی صحیح طور پر یہی ثابت ہے''۔ [لطائف المعارف: ۴۷۰]

ابوالضحیٰ کہتے ہیں کہ **مسروق رحمہ اللہ** سے مذکورہ آیت کے متعلق پوچھا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ''یہ ایام سال کے افضل ترین دن ہیں''۔ [مصنف عبد الرزاق: ۸۱۲۰]

مذکورہ آیت کریمہ؛ عشرۂ ذی الحجہ کے راتوں کی فضیلت پر دلالت کر رہی ہے، اور راتوں کا جب اطلاق ہوتا ہے تو تبعاً اس میں دن بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ [دیکھئے: لطائف المعارف: ۴۶۸]

[2] عشرۂ ذی الحجہ کے ایام یہ وہ مقررہ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لئے ذکر واذکار کرنا مشروع قرار دیا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ﴾

اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان چوپایوں پر جو پالتو ہیں۔ [الحج:۲۸]

جمہور علماء کے نزدیک "أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ" سے مراد: ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن ہیں۔ [لطائف المعارف:۴۷۱]

[۳] عشرۂ ذی الحجہ یہ حج کے لئے مقرر کردہ مہینوں کا آخری مہینہ ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ﴾ [البقرۃ:۱۹۷] حج کے مہینے مقرر ہیں۔

ان مقرر کردہ مہینوں سے مراد: ماہ شوال اور ذوالقعدہ مع عشرۂ ذی الحجہ کے ہیں۔ [دیکھئے: لطائف المعارف:۴۷۱]

[۴] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ عشرۂ ذی الحجہ کے ایام دنیا کے سب سے افضل ترین دن ہیں۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"أفضلُ أيّامِ الدُّنيا العشرُ"، يعني عشرَ ذي الحجَّة۔ [مسند البزار کما في كشف الأستار: ۱۱۲۷، وصححہ الألباني في صحيح الترغيب: ۱۱۵۰]

دنیا کے افضل ترین دن ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن ہیں۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عشرۂ ذی الحجہ کے ایام بلا استثناء اپنے علاوہ تمام دنوں سے افضل دن ہیں۔ [لطائف المعارف:۴۶۷]

[۵] احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق اِن دنوں میں اعمال صالحہ کی انجام دہی اللہ کے نزدیک سال کے دیگر دنوں سے زیادہ محبوب ہے، جیسا کہ اس کی تفصیل گذر چکی ہے، اور اس پر مزید اضافے کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ذکر ہے کہ:

”ما من عملٍ أزكى عند اللهِ عزّ وجل ولا أعظمَ أجرًا من خيرٍ يعملُه في عَشرِ الأَضحى“. [سنن الدارمی:۱۸۱۵، وحسنہ الألبانی فی الارواء الغلیل:۳/۳۹۸]

اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی عمل اُس عمل سے زیادہ پاکیزہ اور بڑا نہیں ہے، جو عشرۂ ذی الحجہ میں کیا جائے۔

٦ عشرۂ ذی الحجہ عرفہ کے دن کو بھی شامل ہے، جوکہ حجاج کرام کے لئے عید کا دن ہے۔

٧ اِن دس دنوں میں یوم النحر بھی شامل ہے، اور وہ اللہ کے نزدیک سب سے عظیم دن ہے۔

عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”إنَّ أعظَمَ الأيامِ عندَ اللهِ تبارك وتعالىٰ: يومُ النحْرِ، ثم يومُ القَرّ“. [سنن أبی داود:۱۷۶۵، وصححہ الألبانی]

اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک سب سے عظیم دن: یوم النحر (۱۰/ذی الحجہ کا دن) ہے، پھر اس کے بعد یوم القر (۱۱ ذی الحجہ کا دن) ہے۔

٨ **شرف کی بات** تو یہ کہ ان دس دنوں میں تمام بنیادی عبادات – جنہیں امہات العبادات کہا جاتا ہے – جمع ہوگئی ہیں؛ جیسے نماز، روزہ، صدقہ، حج اور قربانی وغیرہ، اور یہ سارے اعمال اِن ایام کے علاوہ دیگر دنوں میں ایک ساتھ جمع نہیں ہوتے۔ [فتح الباری لابن حجر:۲/۴۶۰]

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مذکورہ حدیث سے مستنبط چند فوائد:

① ۔ **نبی اکرم ﷺ** اعمال صالحہ کے لئے اُن مواسم اور زمانوں کا خاص اہتمام فرماتے تھے' جن میں اعمال صالحہ کی انجام دہی اللہ عزوجل کے نزدیک محبوب و پسندیدہ ہیں، ساتھ ہی آپ ﷺ نے امت کو بھی اس چیز کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔

② مذکورہ حدیث میں وارد شدہ فضلیت؛ ذی الحجہ کے اِنہیں ابتدائی دس دنوں کے ساتھ خاص ہے۔ یہ خصوصی فضیلت اِن کے علاوہ ایام کو شامل نہی، جیسا کہ احادیث کے صریح الفاظ اس بات کی وضاحت کرتے ہیں۔ **آپ ﷺ** کا فرمان ہے:

''ما من عملٍ أزكى عند اللهِ ولا أعظمَ أجرًا من خيرٍ يعملُه في عَشرِ الأَضحى''. [سنن الدارمی: ۱۸۱۵، وحسنہ الألبانی فی الارواء الغلیل: ۳/۳۹۸]

اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی عمل اُس عمل سے زیادہ پاکیزہ اور بڑا نہیں ہے' جو عشرۂ ذی الحجہ میں کیا جائے۔

③ **اعمالِ صالحہ کی تخصیص:** کسی دن، یا رات، یا مہینہ کے ساتھ اس وقت تک نہیں کی جا سکتی جب تک کہ کوئی صحیح اور صریح دلیل ہمارے نبی ﷺ سے نہ مل جائے، کیونکہ تخصیص تشریع (شریعت سازی) کا حصہ ہے، اور تشریع بغیر دلیل کے نہیں کی جا سکتی۔

اس قاعدہ کی توضیح میں یہ کہا جاتا ہے کہ: اگر نبی ﷺ کی طرف سے امت کو عشرۂ ذی الحجہ کے ایام؛ مزید اطاعت الہی اور کثرت عبادت کے لئے مخصوص نہ قرار دئے گئے ہوتے' تو صرف انہیں ایام کو ہمیں عبادتوں کے خاص کرنا جائز نہ ہوتا ہے۔

④ **ان ایام میں ترغیب شدہ اعمال:** عبادت کی ہر اقسام کو شامل ہیں، اور تمام افراد کو شامل ہیں، بلکہ بلا استثناء تمام اعمال صالحہ پر کئی گنا اجر وثواب نوازے جانے کا وعدہ بھی ہے۔ [دیکھئے: لطائف المعارف: ۴۶۰]

اور اس پر مستزاد یہ کہ اِن دنوں کی خصوصی فضیلت کو بیان کرنے کے سلسلہ میں شرعی نصوص بھی وارد ہوئی ہیں، لہذا حسب استطاعت اِن دنوں کے مخصوص اعمال کو انجام دینے کی کوشش کی جائے، جیسے: بکثرت تکبیر وتہلیل اور تحمید کا ورد؛ مطلق طور پر تمام اوقات اور ہر احوال میں، اور مقید طور پر (غیر حاجیوں کا) یومِ عرفہ کی نماز فجر سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن تک، ہر نماز بعد باآواز بلند تکبیرات کا ورد کرنا، کیونکہ یہ اللہ کے شعائر کی تعظیم میں سے ہے۔

واضح رہے کہ جمہور سلف، فقہائے صحابہ وتابعین اور ائمہ دین اسی طریقے پر قائم تھے۔ [دیکھے: مجموع الفتاوی لابن تیمیۃ: ۲۴/ ۲۲۰]

✷ اور اسی طرح حسب استطاعت اِن دنوں میں **روزوں کا اہتمام کیا جائے**، بالخصوص نو وی ذی الحجہ کو جسے یوم عرفہ کہا جاتا ہے' اس میں غیر حاجیوں کے لئے روزہ رکھنا مشروع ومستحب عمل ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے امت کو اس دن روزہ رکھنے پر ابھارتے ہوئے فرمایا:

"صِيامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أحْتَسِبُ عَلى اللَّهِ أنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ والسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ"۔ [صحیح مسلم: ۱۱۶۲]

صومِ عرفہ (۹/ ذوالحجہ) کے متعلق مجھے اللہ سے امید ہے کہ وہ اس کے ذریعہ بندے کے گذشتہ ایک سال اور آئندہ ایک سال کے (صغیرہ) گناہ کو معاف فرمادے گا۔

امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: لَيْسَ فِي صَوْمِ هَذِهِ التِّسْعَةِ كَرَاهَةٌ بَلْ هِيَ مُسْتَحَبَّةٌ اسْتِحْبابًا شَدِيدًا لا سِيَّما التّاسِعَ مِنها وهُوَ يَوْمُ عَرَفَةَ"۔

عشرۂ ذی الحجہ کے اِن نو دنوں میں روزہ رکھنا مکروہ نہیں، بلکہ یہ عمل تو مستحب ہے اور وہ بھی شدید مستحب، خاص طور پر نو ویں ذی الحجہ کا روزہ' اور وہ عرفہ کا دن ہے۔[شرح النووی علی مسلم: ۴/۳۲۸]

✶ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے جسے توفیق بخشی ہے' اسے چاہئے کہ وہ ان ایام سے جڑا ایک خاص عمل - جسے قربانی کہتے ہیں - اللہ کی راہ میں پیش کرنے کا جذبہ رکھے، کیونکہ یہ اسلام کا ظاہری شعار ہے۔ اور" قربانی کی یہ سنت ایسی سنت ہے جو تمام علاقوں میں عام ہے"۔[مجموع الفتاویٰ لابن تیمیۃ: ۲۳/۱۶۲]

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے کسی سال ایسا نہ ہوا کہ قربانی نہ کی ہو، اسی لئے ہم سب قربانی کا عزم رکھیں۔ اور عازم قربانی کے لئے لازم ہے کہ قربانی کے مسائل کو سمجھے، اور قربانی کے ذریعہ تقرب الٰہی حاصل کرنے سے قبل' اُس سے متعلق شرعی احکام کا علم جان لے۔

اللہ تعالیٰ نے جنہیں اِن مبارک ایام میں عبادت کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق دی' انہیں چاہئے کہ نماز عید کے لئے تیاری کریں، اور عید الاَضحی کے احکام ومسائل سیکھیں، تاکہ وہ مطلوبہ اعمال علم وبصیرت کی بنیاد پر انجام دے سکیں۔

✶ اللہ تعالیٰ بندوں سے اعمال خیر پر اسی طرح کی مداومت کو پسند فرماتا ہے اور راضی ہوتا ہے۔ چنانچہ تقرب الٰہی والے اعمال سے اشتغال کے سبب بندوں کے گناہ مٹادئے جاتے ہیں، لغزشیں درگزر کردی جاتی ہیں، گناہوں کو معاف فرمادیا جاتا ہے، اور اسے دنیا وآخرت کی

کامیابی عطا کر دی جاتی ہے۔

⑤ صحابہ کرام کا-عشرۂ ذی الحجہ کے عظیم فضائل سن کر-نبی اکرم ﷺ سے مراجعہ فرمانا اور دریافت کر کے مسئلہ کی وضاحت حاصل کرنا' اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام علم کے تئیں، اور شرعی مواسم، نیز شرعی احکام کے متعلق تفقہ و معرفت کے تئیں بڑے حریص تھے۔

⑥ عمل میں اللہ عزوجل کے لئے اخلاص اور سنت رسول اللہ ﷺ کی متابعت کا پایا جانا واجب ہے۔ "ما من أيام العمل الصالح فيها" میں اس بات کی صراحت موجود ہے، کیونکہ کوئی بھی عمل؛ صالح تبھی قرار پاتا ہے' جب کہ اس میں یہ دو شرطیں موجود ہوں؛ یعنی اعمال صالحہ کے ذریعہ اللہ کی رضا اور حصولِ آخرت کی آرزو ہو، نیز اللہ کے پسندیدہ عمل کو انجام دیتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کی اقتدا و پیروی کا التزام کیا گیا ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَمَن كَانَ يَرۡجُواْ لِقَآءَ رَبِّهِۦ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلٗا صَٰلِحٗا وَلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدَۢا﴾ [الکھف:۱۱۰] جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔

اور ایک دوسری جگہ ارشاد ہے: ﴿وَمَنۡ أَرَادَ ٱلۡأٓخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعۡيَهَا وَهُوَ مُؤۡمِنٞ فَأُوْلَٰٓئِكَ كَانَ سَعۡيُهُم مَّشۡكُورٗا﴾ [الاسراء:۱۹] اور جس کا ارادہ آخرت کا ہو اور جیسی کوشش اس کے لئے ہونی چاہئے وہ کرتا بھی ہو اور وہ باایمان بھی ہو، پس یہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی اللہ کے ہاں پوری قدردانی کی جائے گی۔

عمل میں ان دونوں شرطوں کے متحقق ہونے کے بعد وہ اللہ کے یہاں مقبول اور پیش تبھی

ہوسکتا ہے، جب وہ نیک وصالح عمل سے متصف ہو، **اللہ عزوجل** کا فرمان ہے: ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾[فاطر:١٠] تمام تر ستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل ان کو بلند کرتا ہے۔

خاتمہ:

دینی بھائیو! ہمارے لئے قطعاً یہ مناسب نہیں کہ ہم پر فضیلت والے یہ عظیم ایام آئیں اور بلا فائدہ حاصل کئے گزر جائیں، بلکہ ہمیں تو چاہئے کہ ان اوقات سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی لالچ رکھیں، اِن مبارک ایام کی گھڑیوں میں عبادتوں کے تئیں جدو جہد کریں، کیونکہ اپنے نفس کا سچا خیر خواہ شخص اِس طرح کے موقعوں کو جب پاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی مراد حاصل کرنے میں لگ جاتا ہے، اللہ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے: ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾[المائدۃ:٤٨] تم نیکیوں کی طرف جلدی کرو۔

اور اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے: ﴿وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ﴾[آل عمران:١٣٣]

اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

چنانچہ آئیں! ہم خواب غفلت سے بیدار ہوں اور اِن عظیم ایام کو غنیمت جانیں، اور ہجومِ موت سے قبل عمل کی طرف جلدی کریں، قبل اس کے کی تفریط کرنے والا غافل شخص اپنے کئے پر پچھتائے، اور دوبارہ زندگی کا سوال کرے تاکہ عمل صالح کر سکے، لیکن اس کی پکار نہ سنی جائے،

اورقبل اس کے کی آدمی قبر میں اپنے پیش کردہ اعمال کے سپرد کر دیا جائے۔ واللہ المستعان [لطائف المعارف:۴۷۷،باختصار]

وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه أجمعين.

[بتاریخ:۱۱رجولائی ۲۰۲۱،مطابق ۲۹ ذوالقعدہ ۱۴۴۲ھ]

❁❁❁❁❁

ہماری اہم مطبوعات

SUBAI JAMIAT AHLE HADEES, MUMBAI
14/15, Chuna Wala Compound, Opp. Best Bus Depot, L.B.S. Marg, Kurla (W), Mumbai - 400 070
● Phone : 022-26520077 ahlehadeesmumbai@gmail.com
@JamiatSubai subaijamiatahlehadeesmum SubaiJamiatAhleHadeesMumbai
www.ahlehadeesmumbai.com